قربانی کے احکام ومسائل

فقہ القرآن و الحدیث

از: مفتی فیاض احمد محمود برمارے حسینی

قربانی کے احکام ومسائل (فقہ القرآن والحدیث)

از: مفتی فیاض احمد محمود برمارے حسینی

قربانی کا حکم: حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا" ثلاث هن علی فرائض ولکم تطوع ، النحر والوتروركعتی الفجر" کہ تین چیزیں ایسی ہیں جو مجھ پر فرض کی گئی ہیں اور تم پر فرض نہیں ہیں، ایک قربانی، اور وتر کی نماز اور فجر کی دو رکعت سنت (سنن بیہقی: ۹/ ۱۷۶) محمد بن سرینؒ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ سے قربانی کے بارے میں سوال کیا کہ کیا یہ واجب ہے تو انھوں نے جواب دیا کہ آپ ﷺ نے قربانی کی اور اس کے بعد مسلمانوں نے قربانی کی اور یہ سنت چلی آرہی ہے (ابن ماجہ: ۳۱۲۴) جبلہ بن سحیم سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے قربانی کے بارے میں ابن عمرؓ سے سوال کیا کہ کیا یہ واجب ہے تو انھوں نے جواب دیا کہ آپ ﷺ نے قربانی کی اور س کے بعد مسلمانوں نے قربانی کی تو اس آدمی نے دوبارہ سوال کیا تو حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کیا تم سمجھتے نہیں ہو! آپ ﷺ نے قربانی کی

اورس کے بعد مسلمانوں نے قربانی کی (سنن ترمذی:۱۵۰۶)امام ترمذیؒ اس حدیث کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قربانی واجب نہیں ہے، بل کہ آپ ﷺ کے سنتوں میں سے ایک سنت ہے (سنن ترمذی) ان احادیث کی بنیاد پر فقہاء نے قربانی کے سنت ہونے پر استدلال کیا ہے چنانچہ امام شافعیؒ فرماتے ہیں" الضحایا سنۃ لاحب ترکھا "کہ قربانی سنت ہے البتہ اس کے چھوڑنے کو میں پسند نہیں کرتا (کتاب الام:۳/۵۷۷)

قربانی کے جانور: اللہ تعالی کا ارشاد ہے " ولکل امۃ جعلنامنسکا لیذکرواسم اللہ علی ما رزقھم من بھیمۃ الانعام "اور ہر امت کے لئے ہم نے قربانی کے طریقے مقرر فرمائے ہیں تا کہ وہ ان چوپائیں جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اللہ نے انھیں دے رکھیں ہیں (الحج: ۳۴) علامہ ابن کثیرؒ نے مذکورہ آیت میں لفظ" بھیمۃ الانعام " سے اونٹ، گائے بیل، اور بکری بکرا اور مینڈھا مینڈھی ان جانوروں کو مراد لیا ہے (تفسیر ابن کثیر:۳/۴۲۹) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سات لوگوں کی طرف سے اونٹ پر قربانی کی اور

گائے پر بھی سات لوگوں کی طرف سے قربانی کی (ابن ماجہ:

۳۱۳۲) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے دو سفید

سینگ دار مینڈھوں کی قربانی کی (مسلم: ۵۰۸۸) حضرت عطاء بن یسارؒ

فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے سوال کیا کہ تم

آپ ﷺ کے زمانہ میں کس طرح قربانی کیا کرتے تھے تو انھوں نے

فرمایا کہ ایک آدمی بکری ذبح کرکے اپنی طرف سے قربانی کرتا

تھا (ترمذی: ۱۵۰۵) مذکورہ آیت اور احادیث سے استدلال کرتے

ہوئے فقہاء نے گائے بیل، بھینس بھینسا، بکرا بکری، مینڈھا مینڈھی

اور اونٹ پر قربانی کو مشروع لکھا ہے چنانچہ علامہ رملیؒ فرماتے ہیں "ولا

تصح أی التضحیۃ الا من ابل وبقر أو جوامیس وغنم ضأن أو معز"

قربانی اونٹ، گائے بیل، بھینس، مینڈھا اور بکری کے علاوہ جانوروں

پر صحیح نہیں ہوتی (نھایۃ المحتاج: ۸/ ۱۱۲)

قربانی کے جانوروں کی عمر: حضرت جابرؓ نبی کریم ﷺ سے نقل

کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا" لا تذبحوا الا المسنۃ الا أن

تعسر علیکم فتذبحوا جذعۃ من الضأن "کہ تم صرف مسنہ ہی کی

قربانی کرو مگر کہ تم کو کوئی دشواری لاحق ہو تو تم مینڈھے کا ایک سالہ بچہ ذبح کرو (مسلم:۱۹۶۳) اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے فقہاء نے لکھا ہے کہ مسنہ جانور کا مطلب یہ ہے کہ گائے بیل، بکرا بکری اور بھینس دو سال، مینڈھا ایک سال اور اونٹ پانچ سال کا ہونا ضروری ہے، چنانچہ علامہ عمرانیؒ فرماتے ہیں ''فلا یجزیء الا الثنی من الابل والبقر والمعز والجزع من الضأن ، الثنی من الابل مااستکمل خمس سنین ، والثنی من البقر والمعز مااستکمل سنتین والجزع من الضأن مااستکمل سنۃ '' کہ قربانی میں اونٹ، گائے بیل، بکرا بکری، مینڈھا مینڈھی کا'' ثنی ہونا ضروری ہے، یعنی اونٹ پانچ سال، گائے بیل، بکرا بکری اور بھینس دو سال، مینڈھا ایک سال کا ہونا لازم ہے (البیان:۴/۴۱۳)

قربانی میں ناکافی جانور: نبی کریم ﷺ نے فرمایا "لا یضحی بالعرجاء بین طلعھاولا بالعوراء بین عورھاولا بالمریضۃ بین مرضھا ولا بالعجفاء التی لا تنقی " کہ بہت زیادہ لنگڑے، بہت زیادہ کانے (جس کی ایک آنکھ کام نہ کرے یا دونوں آنکھیں بیکار ہو)، بہت زیادہ بیمار، اور انتہائی کمزور جانور کی قربانی نہیں کی جائے گی (سنن

ترمذی:۱۴۹۷)اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے امام نوویؒ نے فرمایا" ولا تجزی ء ما فیہ عیب ینقص الحم کالعوراء والعمیاء والعرجاء التی تعجز عن المشاء فی المرعیٰ" کہ قربانی میں ہر وہ جانور ناکافی ہے جس میں کوئی ایسا عیب ہو جس سے اس کے گوشت کے اندر کمی واقع ہو جائے جیسے کانا، نابینا، ایسا لنگڑا جو چراگاہ میں جانے سے عاجز ہو (المجموع:۸/ ۲۹۲)ان کے علاوہ خارش زدہ، مجنونہ، مکمل دانت ٹوٹا ہوا، اور لاغر اور کمزور جانور قربانی میں نہیں چلے گے نیز کان کٹا جانور بھی قربانی میں نہیں چلے گا اس لئے کہ حدیث میں" مصفرہ " جانور کی قربانی سے منع کیا گیا ہے (سنن ابو داؤد:۲۸۰۳)اور مصفرہ کہتے ہیں اس جانور کو جس کا کان اس طرح کٹ گیا ہو کہ سوراخ نظر آئے چنانچہ امام یحی بن ابی الخیر عمرانیؒ فرماتے ہیں" فلا تجزی ء للخبر ولأن الأذن عضو مستطاب "کہ مذکورہ جانور کافی نہیں ہو گا حدیث کی بناء پر اور اس لئے بھی کہ کان پسندیدہ عضو ہے (البیان:۴/ ۴۱۸)

قربانی میں ناپسندیدہ جانور: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ہم کو حکم دیا"أن نستشرف العین والاذن ولا نضحی ...ولا مقابلۃ

ولا مدابرة ولا خرقاء ولا شرقاء ”کہ ہم جانوروں کے کان اور آنکھ کو

اچھی طرح دیکھ لیں اور ہم ایسے جانور کی قربانی نہ کریں جس کا کان آ

گے یا پیچھے سے چرا ہوا ہو اور لٹکا ہوا ہو اور ایسے جانور کی قربانی نہ کریں

جس کے کان میں داغنے کی وجہ سے سوراخ ہو، (سنن ابی داؤد

:۲۸۰۴) اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے امام یحی بن ابی الخیر

عمرانیؒ فرماتے ہیں "وأماالعیوب التی لا تمنع الاجزاء وتکرہ "وہ

عیوب جو قربانی کے لئے تومانع نہیں ہیں البتہ ان عیوب والے جانوروں

کی قربانی مکروہ ہے، وہ عیوب مندرجہ ذیل ہیں

(۱) المستأصلة۔ جس کا سینگ جڑ سے نکل گیا ہو (لیکن اس کی وجہ سے

گوشت میں کوئی نقص پیدا نہ ہوا ہو)

(۲) العصماء۔ ایسا جانور جس کے سینگ کا غلاف (کور) نکل چکا ہو

اور باطن باقی ہو۔

(۳) المدابرۃ والمقابلة۔ ایسا جانور جس کا کان چرا ہوا ہو لیکن کان کا

کوئی حصہ الگ نہ ہوا ہو۔

(۴) الخرقاؤالشرقاء۔ ایسا جانور جس کے کان میں کسی قسم کا سوراخ کیا ہوا۔اس لئے کہ یہ عیوب ایسے ہیں جن سے گوشت میں کسی قسم کا نقص پیدا نہیں ہوتا ہے (البیان: ۴/ ۱۹۔۴۲۰) اسی طرح اگر کسی جانور کے بعض دانت گر گئے ہو جس سے اس کو چرنے میں کوئی مشقت نہ ہو تو یہ جانور بھی قربانی کے لئے کافی ہے (نھایۃ المحتاج:۸/ ۱۳۸)

قربانی کے گوشت کی تقسیم: اللہ تعالی کا ارشاد ہے " والبدن جعلنٰها لكم من شعائر الله لكم فيها خير فاذكروااسم الله عليها صواف فاذا وجبت جنوبها فكلوا منها وأطعمواالقانع والمعتر "قربانی کے اونٹ کو ہم نے اللہ تعالی کی نشانیاں مقرر کی ہیں ان میں تمہارے لئے نفع ہے پس انھیں کھڑا کرکے ان پر اللہ کا نام لو پھر جب ان کے پہلو زمین سے لگ جائیں (یعنی سارا خون نکل جائے اور وہ بے روح ہو کر زمیں پر گر جائے تو اسے کاٹنا شروع کر دو) اسے خود بھی کھاؤ اور سوال کرنے والے اور بغیر سوال کے سامنے آنے والے کو کھلاؤ (الحج:۳۶) اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت کھاؤ، کھلاؤ، ذخیرہ کرو اور صدقہ کرو (مسلم: باب ماکان من النھی عن اکل لحوم الاضاحی،

۵۱۰۳۔۵۱۰۸)اس آیت اور حدیث سے علماء نے استدلال کیا ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کئے جائیں، ایک اپنے لئے، دوسرا ملاقاتیوں اور رشتہ داروں کے لئے اور تیسرا سائلین اور معاشرے کے ضرورت مند افراد کے لئے، چنانچہ امام بغویؒ فرماتے ہیں"وله أن يأكل من أضحيةالتطوع وكم يأكل ؟ فيه قولان ... والثاني وهو الأصح : الثلث لقوله تعالى فكلوا منها وأطعمواالقانع والمعتر" کہ سنت قربانی کرنے والے کے لئے جائز ہے کہ وہ قربانی میں سے کھائے، لیکن کتنا کھائے؟تو اصح قول کے مطابق وہ ایک تہائی حصہ کھائے مذکورہ آیت کی بناء پر(التھذیب:۸/۴۴)اور ایک تہائی صدقہ کرے اور ایک تہائی ہدیہ کرے، امام شیرازی فرماتے ہیں"يأكل الثلث ويهدى الثلث ويتصدق بالثلث" کہ قربانی کے گوشت کے تین حصہ کرکے ایک حصہ کھائے ایک حصہ ہدیہ کرے اور ایک حصہ صدقہ کرے(المھذب مع لمجموع:۸/۳۰۶)گوشت کی تقسیم کا مذکورہ طریقہ معروف و مشہور ہے، البتہ افضل یہ ہے کہ کچھ گوشت اپنے لئے رکھ کر مکمل گوشت صدقہ کرے(مغنی المحتاج:۶/۱۷۶)اور کچھ گوشت

صدقہ کئے بغیر مکمل گوشت کو خود کھانا درست نہیں ہے بل کہ کچھ نہ کچھ گوشت صدقہ کرنا واجب اور ضروری ہے۔

قربانی کے گوشت کی ذخیرہ اندوزی: حضرت ابو سعید خذریؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے مدینہ والوں قربانی کا گوشت تین دن کے بعد مت کھاؤ تو ہم لوگوں نے آپ ﷺ سے شکایت کی کہ ہمارے اہل وعیال اور حشم وخدم ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا قربانی کا گوشت کھاؤ، کھلاؤ اور بچا کر رکھو (مسلم: ۵۱۰۳) اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے امام نوویؒ فرماتے ہیں "یجوز أن یدخر من لحم الأضحیۃ وکان ادخارھا فوق ثلاثۃ أیام منھیا نہ ثم أذن رسول اللہ ﷺ" کہ قربانی کے گوشت کو بچا کر رکھنا اور ایام تشریق کے بعد تک کھاتے رہنا جائز ہے، شروع میں آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا تھا بعد میں آپ ﷺ نے اس کی اجازت دے دی (المجموع: ۸ / ۳۱۰) اس اعتبار سے ایام تشریق کے بعد نہ کھانے کی ممانعت کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔

بطور اجرت جانور کی کھال و گوشت اور اس کی بیع: حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے اونٹوں کی قربانی پر مامور فرما کر فرمایا کہ گوشت اور کھال خیرات کر دینا اور قصاب کو اس میں سے کچھ نہ دینا ہم اپنے پاس سے اس کی اجرت دیں گے (مسلم:۱۳۱۷) اس حدیث کی تشریح میں امام نوویؒ فرماتے ہیں قربانی کے جانور میں سے قصاب کو کچھ بھی نہیں دیا جائے گا اس لئے کہ اس کو اس کے کام کے عوض میں کسی چیز کا دینا جانور کے کسی حصہ کی بیع کی طرح ہے (شرح مسلم:۹/ ۴۳۵) اللہ تعالی کا ارشاد ہے" فكلوا منها وأطعموا القانع والمعتر" اسے خود بھی کھاؤ اور سوال کرنے والے اور بغیر سوال کے سامنے آنے والے کو کھلاؤ (الحج:۳۶) اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت کھاؤ، کھلاؤ، ذخیرہ کرو اور صدقہ کرو (مسلم ;باب ماکان من النھی عن اکل لحوم الاضاحی، ۵۱۰۳-۵۱۰۸) آیت اور حدیث میں قربانی کے مصرف میں بیع داخل نہیں ہے، ان دلائل سے استدلال کرتے ہوئے علامہ خطیب شربینیؒ فرماتے ہیں " أنه يمتنع عليه اجارته لانها بيع المنافع وبيعه " کہ قربانی کرنے والے کے لئے

جانور کے کسی حصہ کو اجرت کے طور پر دینا منع ہے کیوں کہ یہ منافع کی بیع ہے اسی طرح اس کے کسی حصہ کی بیع بھی منع ہے (مغنی المحتاج: ۴/ ۳۳۷)

قربانی کے ایام: اللہ تعالی کا ارشاد ہے "واذکروالله فی أیام معدودات" اس آیت کی تفسیر میں علامہ ابن کثیر مکیؒ نے حضرت ابن عباسؓ کے قول کو اس طرح نقل کیا ہے "الایام معدودات ایام التشریق أربعة أیام یوم النحر وثلاثة ایام " کہ ایام معدودات سے عید کا دن اور ایام تشریق کے تین دن مراد ہیں (تفسیر ابن کثیر: ۱/ ۲۲۰) اور یہی قربانی کے ایام ہیں، جیسے کہ علامہ عمرانیؒ نے وضاحت کی ہے " مذھب ....جمھور الصحابة والتابعین والفقہاء أنها اربعة ایام من یوم النحر الی آخر ایام التشریق الثلاثة حتی تغیب شمسه " کہ جمہور صحابہ، تابعین اور فقہاء کا مذہب یہ ہے کہ قربانی کے ایام چار دن ہیں یعنی عید کا دن اور ایام تشریق کے تین دن یہاں تک کہ ۱۳ ذی الحجہ کا سروج غروب ہو جائے (البیان: ۴/ ۳۲۹)